

دونوں کے دل حق آشنا، دونوں رسول پر فدا  
 ایک محبت چار یار، عاشق بہشت و چار ایک  
 جان و فدا پرست کو، ایک شمیم نو بہار  
 فرق ستیزہ مست کو، ابر تگرگ بار ایک  
 لایا ہے کہ کے یہ غزل شائبہ ریا سے دور

کا زوال دیکھ کر  
 دل برداشتہ ہوئے  
 اور وطن چھوڑ کر  
 کلکتہ چلے گئے۔  
 وہیں گوشہ نشینی  
 اختیار کر لی اور  
 باقی عمر گزار دی

کر کے دل و زبان کو، غالب خاکسار ایک

میرزا غالب  
 کی چند تحریرات

سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض انگریز حاکموں سے قاسم کے تعلقات بہت گہرے تھے  
 سید مسعود حسن رضوی نے یہ اشعار پہلے پہل دسمبر ۱۹۳۴ء کے "الناظر"  
 میں چھپوائے تھے۔ "الناظر" کے حوالے سے روزنامہ "انقلاب" نے انہیں شائع کیا۔  
 بعد ازاں سید موصوف نے انہیں "متفرقات غالب" چھاپ دیا۔ ساتھ ہی میرزا کے  
 بہت سے فارسی خطوط شائع کئے۔ جن میں سے نو میرزا تپاں کے نام تھے اور بیس  
 میرزا قاسم کے نام۔ موخر الذکر مکاتیب قیام کلکتہ کے دوران میں لکھے گئے تھے، جن  
 سے معلوم ہوتا ہے کہ قاسم وقتاً فوقتاً کھانے کے خوان یا دوسرے تحفے میرزا غالب  
 کے پاس بھیجتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ قاسم بیمار ہوئے تو میرزا غالب نے، جو باقاعدہ  
 طب کی تعلیم پاچکے تھے، مسہل کا نسخہ تجویز کیا جو بے حد موثر ثابت ہوا۔ چنانچہ قاسم  
 نے پانچ شعر کا ایک قطعہ میرزا غالب کے پاس بھیجا، جس میں لکھا:

می سزد گر بگو میت بقراط      ورفلاطوں بخوانمت زیباست  
 زان عمل دور شد مرض بالکل      گر بگویم توئی مسیح بجاست

میرزا غالب نے اس کے جواب میں دو طویل فارسی قطعے لکھے۔ قاسم کے مزید  
 حالات معلوم نہ ہو سکے، البتہ میرزا غالب کے خطوط اور قطعات سے اندازہ ہوتا